2:55
3:50

2022

3- اسلامی معیشت کے راہنما اصولوں کو بیان کریں، کیا عصر حاضر کے معاشی مسائل کا حل انہی اصولوں میں ہے وضاحت کریں۔

جواب:

1- تعارف

معیشت انسانی ضروریات و خواہشات کو بوجہ کفایت شعاری کے ساتھ پورا کرنے کا نام ہے۔
اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہذا انسان کے فطری معاشی ضروریات و خواہشات کو پورا کرنے اور کاروبار زندگی کو چلانے کے لیے اسلام نے معیشت کے زریں اصول مقرر کیے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں نہ صرف دنیاوی زندگی خوشحال اور پرسکون بن سکتی ہے بلکہ اخروی زندگی بھی کامیاب بن سکتی ہے۔ اسلامی معاشی نظام کے برعکس دیگر نظام برصرف افراد و گروہ پر مبنی ہے بلکہ ان نظاموں کے اصول کو اپنانے والا خود بھی ان گنت مسائل کا شکار ہیں اور دنیا کو بھی طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی بدولت ایک طرف اس نظام کے چلانے والے خود چند افراد کی اجارہ داری کا شکار ہے بلکہ پوری دنیا کو بڑھتی ہوئی غربت، ناتھ سماوکھ کی غیر فطری تفریق، برائے نام آزاد بازار اور بڑھتی ہوئی سودی قرضوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سیاستدانوں اور معاشی مدبرین کے جابجا اور وقتاً فوقتاً اصلاحات کے باوجود عالمی معیشت بگڑتی جا رہی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعد میں خلفائے راشدین نے اسلامی معیشت کی بدولت ایک مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی تھی اور آج بھی انہی اسلامی معیشت کے زریں اصولوں کو اپنا کر عصر حاضر کے تمام معاشی مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔

2- عصر حاضر کے معاشی مسائل

i- برائے نام آزاد بازار اور چند افراد و ممالک کی اجارہ داری

عصر حاضر میں سرمایہ دارانہ نظام معیشت رائج ہے جس کی اساس آزاد بازار ہے مگر سود پر مبنی ہونے اور چند ممالک و افراد میں ارتکاز دولت ہونے کی وجہ سے آزاد بازار پر ان چند ممالک و افراد کی اجارہ داری ہے جو کہ مختلف ادارہ جاتی اور بلواسطہ مداخلت سے بازار یعنی مارکیٹ میں قیمتوں

کا تعین کرتے ہیں لہذا پوری عالمی مارکیٹ اجارہ داروں کے اشاروں پر ناچتی رہتی ہے۔

ii- بڑھتی ہوئی غربت اور قرضوں کی جال

سرمایہ دارانہ نظام انسان کی شخصی آزادی اور معاشی خوشحالی کا علم بلند کیے ہوئے ہیں مگر پھر بھی غریب ممالک غربت کی چکی میں پستی ہوئی جا رہی ہے اور قرضوں کی جال میں پھنستی ہوئی جا رہی ہیں۔ معاشی مسائل کا حل پائیدار ذرائع میں ڈھونڈنے کے بجائے قرضوں میں ڈھونڈا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے غریب عوام صرف قرضوں کی دلدل میں پھنستی چلی جا رہی ہیں۔

iii- نارتھ ساؤتھ یعنی شمالی وجنوبی دنیا کی غیر فطری تفریق

سرمایہ دارانہ نظام کی بدولت دنیا کو ترقی یافتہ نارتھ یعنی شمال اور غیر ترقی یافتہ جنوب یعنی ساؤتھ میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اس تقسیم کی بنیاد دراصل عالمی مارکیٹ پر ترقی یافتہ نارتھ کی اجارہ داری ہے۔ جس کی وجہ سے وسائل سے مالا مال ساؤتھ کے ممالک بڑھتی ہوئی غربت کا شکار ہے اور سودی قرضوں کی وجہ سے بچے بچے کو گلوبل نارتھ کا معاشی غلام بنائے ہوئے ہیں۔

iv- عالمی امن وخوشحالی کا فقدان

غیر فطری نظام معیشت، گلوبل نارتھ کی معاشی اجارہ داری، برائے نام آزاد مارکیٹ، بڑھتی ہوئی غربت اور سودی قرضوں کی وجہ سے پوری دنیا کے ممالک ایک دوسرے کے ساتھ الجھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں جنگ برپا ہے بلکہ معاشی خوشحالی کے فقدان کی وجہ سے عالمی امن کا وجود خطرے میں ہے۔

3- اسلامی معیشت کے رہنما اصول اور عصر حاضر کے معاشی مسائل کا حل

اسلامی معیشت کے درج ذیل راہنما اصولوں کو اپنانے سے عصر حاضر کے معاشی مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔

i۔ انفرادی ملکیت و تصرف کا حق

اسلام انسان کے فطری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر انسان کو اپنے مال و دولت کی ملکیت و تصرف کا حق بخشتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس انفرادی مال کا قیمت تعین کرنے کے لیے مارکیٹ کو حق نہیں دیتا بلکہ ہر انسان اپنے مال کا جائز قیمت خود مقرر کر سکتا ہے۔ اسی طرح کمیونزم کے برخلاف ریاست کو افراد کی مال و دولت ہی کا قبضہ نہیں دیتا بلکہ ریاست کو شہریوں کے مال و دولت کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ii۔ معاشی جدوجہد اور اس کا مقام

اسلام معاشی جدوجہد کرنے کا حکم دیتا ہے اور محنت و مزدوری کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا دوست قرار دیتا ہے۔ بھیک مانگنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ امیر و غریب کی تفریق کو فطری قرار دیا ہے مگر غریب کو محنت کا جذبہ دیکر امیر کو غریب کا استحصال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

iii۔ نمود و افزائش کی اجازت اور ارتکاز دولت کی ممانعت

اسلام میں مال و دولت میں حلال و جائز طریقے سے اضافے کو عبادت اور فضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ الجمعہ میں فرماتے ہیں جس کا مفہوم کچھ یوں ہے۔

"مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائی تو تم اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور بیع چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے پھر جب نماز ختم ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو"

مفسرین و مفکرین نے مندرجہ بالا آیت میں فضل اللہ کو معاش قرار دیا گیا۔ مگر اسلام ارتکاز دولت کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ بےجا ذخیرہ اندوزی اور دولت کے جمع کرنے پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔ ارتکاز دولت کی بیخ کنی کرنے اور ضرورتمندوں اور حاجتمندوں تک ان کا حصہ پہنچانے کے لیے زکوٰۃ، خراج، عشر اور خیرات و صدقات کے زریں اصول مقرر فرمائے ہیں۔

iv۔ سود کی ممانعت اور زکوٰۃ کا نظام

اسلام میں سود کو نا صرف حرام قرار کر دیا گیا ہے بلکہ سود کو اللہ اور رسول سے جنگ قرار دیا گیا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ریاست مدینہ کی بنیاد رکھتے ہوئے سب سے پہلے مسجد اور بازار قائم کیا مگر بازار یعنی منڈی کی اساس کو کاروبار و تجارت قرار دیا گیا۔ اس کے برعکس سرمایہ دارانہ نظام میں مارکیٹ یا منڈی کی بنیاد سود ہے جس کی وجہ سے دنیا قرضوں کی دلدل میں پھنستی چلی جا رہی ہے۔ اسلام میں قرض حسنہ کو عبادت

Peshawar KPK

تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلامی معیشت میں گردش مال و دولت اور غرباء، فقراء اور مساکین کو ان کا حصہ پہنچانے کے لیے زکوٰۃ کا مثالی نظام قائم ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور اسلام کا بنیادی رکن قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے اس زریں اصول کو اپنانے سے دنیا کی غیر فطری تفریق یعنی گلوبل نارتھ اور گلوبل ساؤتھ کا نا صرف قلع قمع ہو سکتا ہے بلکہ غربت اور قرضوں کے طوفان کو بھی قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کئی جگہوں پر ایک ساتھ آیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے

ترجمہ:- "اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو"۔

۷- معاشیات اور اخلاق و مذہب

سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس اسلام معیشت میں کھلی چھوٹ نہیں دیتا بلکہ معیشت میں بھی دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح مذہبی اصولوں پر کاربند رہنے کا مسلمانوں کا حکم دیتا ہے۔ مال میں ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی، ملاوٹ، بے جا گرانفروشی، ذخیرہ اندوزی اور حلال و حرام کی تمیز نہ کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ احادیث میں جابجا معیشت میں اخلاقیات کا دامن نہ چھوڑنے کا درس دیا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ پر ارشاد ہے۔

حدیث کا ترجمہ:- جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

اسی طرح دیانت دار تاجروں کو صالحین و شہداء کا درجہ دیا گیا ہے۔

34- حاصل کلام

المختصر یہ کہ اسلامی معیشت کے زریں اصول اپنانے سے عصر حاضر کے معاشی مسائل سے نمٹا جا سکتا ہے۔ سودی قرضوں کے جال، مالدار ممالک کی اجارہ داری، بڑھتی ہوئی غربت اور دنیا کی غیر فطری معاشی و معاشرتی تفریق سے نجات پانے کا حل اسلامی معیشت کے زریں اصولوں مثلاً زکوٰۃ، انفرادی ملکیت و اشرف کا حق، حلال و حرام کی تمیز، جائز طریقے سے نمود و افزائش مال اور سود سے اجتناب میں ہے۔ لہٰذا انہی سنہرے اور پائیدار اصولوں کو اپنا کر عصر حاضر کے معاشی مسائل کو قابو میں لا کر پورے عالم میں امن و ترقی، خوشحالی اور انصاف قائم کیا جا سکتا ہے۔

CamScanner